145142 ـ رہائش پرمٹ حاصل كرنے كے ليے شادى كرنے والے شخص سے طلاق كرنا

سوال

ايك مسلمان بہن كہتى ہے: ميں نے تقريبا ايك برس قبل شادى كى ليكن ميرا خاوند ميے ساتھ اچھا سلوك نہيں كرتا مجھے علم ہے كہ اس نے ميرے ساتھ شادى صرف اس ليے كى تا كہ اسے رہائش پرمٹ مل جائے، مشكل يہ ہے كہ ميں اب حاملہ بھى ہوں، اور بڑى مصيبت سے دوچار ہوں.

ميرا خاوند ميرے وجود كا اعتبار ہى نہيں كرتا كہ ميں بھى موجود ہوں، وہ مجھے قبيح شمار كرتا ہے، ميرے خيال ميں وہ اس طرح گھر اور خاندان نہيں بنانا چاہتا جس طرح اللہ كا حكم ہے جب بھى اپنے ملك جاتا ہے مجھے ساتھ نہيں لے كر جاتا ميں نے اس سے اس سلسلہ ميں بات كى ليكن وہ اس كى طرف دھيان ہى نہيں ديتا، كيا ميرے ليے طلاق طلب كرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس خاوند اور بيوى كے مابين اصلاح كى كوشش كرنى چاہيے، اور انہيں ايك دوسرے حقوق كى ادائيگى كى ياد دہانى كرائى جائے كہ ان دونوں پر ايك دوسرے كے متعلق كيا واجب ہوتا ہے، جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اكثر خفيہ مشروں ميں كوئى خير نہيں، ہاں بھلائى اس مشورہ ميں ہے جو خيرات كا يا نيك بات كا يا لوگوں ميں صلح كروانے كا حكم دے، اور جو شخص صرف اللہ تعالى كى رضامندى حاصل كرنے كے ارادے سے يہ كام كرے اسے ہم يقينا بہت بڑا ثواب ديں گے النساء (114).

اور ايك مقام پر اللہ رب العزت كا فرمان ہے:

اور اگر تمہيں خاوند اور بيوى كے درميان آپس كى ان بن كا خدشہ ہو تو ايك منصف مر والوں ميں سے اور ايك منصف عورت كے گھر والوں ميں سے مقرر كرو، اگر يہ دونوں صلح كرانا چاہيں گے تو اللہ تعالى دونوں ميں ملاپ كرا دےگا، يقينا اللہ تعالى پورے علم والا پورى خبر ركھنے والا ہے النساء (35).

تو يہ طلاق كى سوچ اور طلاق لينے ميں غور و فكر پر مقدم ہے، كيونكہ ہو سكتا ہے اختلافات كے سبب بالكل واہى قسم كے ہوں، يا ان اسباب كا علاج ممكن ہو، اور آدمى كو صحيح راہنمائى مل جائے، اور وہ اپنى بيوى كى قدر جان جائے، اور اپنے خاندان اور گھر كى حرص ركھے.

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بیوی اپنے تصور میں مبالغہ کر رہی ہو اور اپنے ساتھ خاوند کے حال کے بارہ میں تصور میں بھی مبالغہ سے کام لے رہی ہو.

اور خاوند نے رہائش پرمٹ حاصل کرنے کے لیے شادی کی ہے اس کا یہ معنی نہیں کہ وہ بیوی سے محبت نہیں کرتا، یا وہ بیوی میں رغبت نہیں رکھتا، یا وہ اس کی حرص نہیں رکھتا ہے اور اسی طرح بیوی کو اپنے خاندان میں نہ لے جانے کے بھی کئی ایك اسباب ہو سکتے ہیں.

اس لیے خاوند اور بیوی دونوں کو چاہیے کہ وہ اختلاف کے اسباب اور نفرت کے اسباب تلاش کریں اور ان کے علاج کی کوشش کریں.

اور اگر مذکورہ وسائل فائدہ نہ دیں، اور بیوی اپنے خاوند کے ساتھ رہنے میں ضرر محسوس کرے، تو بیوی کے لیے طلاق طلب کرنا جائز ہے.

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس عورت نے بھی اپنے خاوند سے بغیر کسی تنگی کے طلاق کا مطالبہ کیا تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055)، علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ بغیر کسی تنگی اور سبب اور مشقت و ضرر مثلا خاوند کا بیوی کو چھوڑ دینا اور اس کے حقوق ادا نہ کرنا، یا پھر بیوی کو زدکوب کرنے اور سب و شتم کرنے کی زیادتی کرنا، یا نفقہ و اخراجات نہ دینا، ان اسباب کے علاوہ طلاق طلب کرنا حرام ہے.

واللہ اعلم .